OPEN ACCESS
Al-Duhaa
《Journal of Islamic Studies》
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0163, PP: 165-177

آیاتِ احکام میں تفسیر تیسیر القرآن کا منہج و اسلوب

Methodology and style of Tafseer-e-Taseer-ul-Quran in Ayat-e-Ahkam

Published:
01-06-2022
Accepted:
15-05-2022
Received:
31-12-2021

Abdulsattar
PhD Scholar, University of Lahore
Email: abdulsattar6328@gmail.com
https://orcid.org/0000-0001-9802-3355

Dr. Malik Kamran
Assistant Professor, University of Lahore
Email: Malik.kamran@ais.uol.edu.pk
https://orcid.org/0000-0002-1602-8011

Abstract

Tafseer Taiseer-ul-Quran is comprised upon four volumes; current Tafseer of Moulana Abdul Rehman Killani is the first Tafseer of all Urdu Tafseer in which other verses of Quran and Sahih Hadith are most relied upon. Eighty percent of the Hadith are consulted from Bukhari and Muslim in it. The Hadith relating with the revelation of glory is also utilized to get the appropriate findings. An apologetic manner is avoided in this research work and it provides concise answers to irrational questions and objections. The main objective of this research is analyze the Tafseer of Moulana Abdul Rehman Killani in the focused context of bringing one of the most comprehensive Tafseerul Quran into the limelight. It contains Surahs, along with its virtues. The current study is qualitative in nature based upon descriptive and explorative research techniques. The methodology used in this research work revolves around primary and secondary sources both, Quran, Ahadith, Seerah and books. The glory of the Surahs is revealed and the timeline of revelation is also discussed. Number of verses in the name of Surahs, Rukuat,, words and number of letters are explained in this study. Maulana Abdul Rehman Killani has also paid much attention on the issue of Quranic sciences in his literary Tefseer. Tafeer has been compiled in every time and era, so Taisar-ul-Quran is also a unique addition to the literary world which will solve many contradictory questions of the scholars.

Keywords: Tafseer, Taiseer-ul-Quran,Ayat,Ahkam, Maulana Abdul Rehman Killani.

تعارف:

ضلع گجرانوالا میں اپنے آبائی گاوں کیلیانوالا میں مولانا عبدالرحمٰن کیلانی 11 نومبر 1923ء کا جنم ہوا۔آپ کے والد کا اسم گرامی نور الہیٰ تھا۔وہ اپنے گاوں کی مرکزی مسجد کے امام اور خطیب بھی تھے بلکے مسجد کا سارا انتظام آپ کے سپرد تھا۔آپ نے اپنوں بچوں کی تربیت نہایت اچھے انداز میں کی اور انہیں اپنی استطاعت اور حالات کے مطابق تعلیم دلوائی۔[1]

نام ونسب اور پیدائش:

مفسر قرآن مولانا عبدالرحمان کیلانی بے انتہا قابل عالم دین، خطاط اور مصنف تھے۔آپ کا تعلق علی پور چھٹہ کے قریب اہل حدیث اور خطاط سپرا (قوم) گھرانے سے تھا۔ جو گوجرانوالہ کے مقام پر کیلیانوالا کے قریب ہے۔آپ نے 11 نومبر 1923ء کو ایک نہایت تہجد گزار اور متقی انسان کے گھر میں آنکھ کھولی جن کا نام نور الہیٰ تھا جو با عمل انسان اور نماز روزہ کے پابند تھے۔[2]

تعلیم وتربیت:

اپنے بھائیوں میں مولانا عبدالرحمان کیلانی پیدائش کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر تھے اور تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ اپنے والد کا بھی ہاتھ بٹاتے تھے۔آپ اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لیے دوسروں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ آپ کی رسمی تعلیم ایف۔اے تک ہے آپ کی تعلیمی کارکردگی نہایت شاندار تھی آپ نے میٹرک اور ایف۔اے کے دوران بارہا تعلیمی انعامات اور کئی وظائف حاصل کیے۔آپ کی بعض تصنیفات اتنی شاندار ہیں کہ ماہرین تعلیم کے مطابق پی۔ایچ۔ڈی کے مقالے کی تمام شرائط کو با احسن پورا کرتی ہیں اور وہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کر سکتے ہیں۔اپنے عزیز والد نور الہی کے وفات پا جانے کے بعد تعلیم چھوڑ کر اپنی ساری توجہ زریعہ معاش کی طرف منسوب کی۔اور محکمہ فوج میں ملازمت اختیار کی۔دو سال بعد ملازمت کو اس وجہ سے چھوڑ دیا کیوں کہ فوج کے محکمہ میں اس وقت ڈاڑھی (سنت رسول ﷺ) رکھنے کی بالکل اجازت نہ تھی اس لئے استعفٰی دے کر واپس گھر لوٹ آئے اور پھر روزگار کی خاطر کتابت کا پیشہ اختیار کیا۔1947ء آپ اٹھائیس سال 1947 سے 1965ء تک ملک کے بہترین ادارے فیروز سنز اور پھر قرآن کی کتابت تاج کمپنی کی ساتھ کام کرتے رہے۔پھر اللہ نے آپ کو حج کی سعادت عطا فرمائی تو مسجد حرام میں مکی سورتوں کی اور مسجد نبوی میں اصحاب صفہ کے چبوترے پر بیٹھ کر مدنی سورتوں کی کتابت فرمائی۔آپ کے ایک سو مقالات دینی رسائل میں طبع ہوئے جو نہایت اعزاز کی بات ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں:

آپ کی دینی کاموں کی فہرست کافی طویل ہے جس میں سرفہرست مدرسہ تدریس القرآن والحدیث للبنات وسن پورہ ہے۔اللہ پاک نے آپ کو چار بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا۔آپ کے مدرسہ کا انتظام آج کل آپ کے بیٹے ڈاکٹر حبیب الرحمان کیلانی نے سنبھالا ہوا ہے۔ جبکہ اس کے اندرونی انتظام کو ان کی بیٹی خوش اسلوبی اور احسن طریقے سے نبھارہی ہے۔1980ء کے بعد آپ کافی مصروف ہوئے اور تالیف وتصنیف سے وابستہ ہوگئے۔آپ کی تحریر کردہ کتابوں کی تعداد بیس ہے۔

وفات:

بہتر سال کی عمر میں آپ نے انتہائی مصروف زندگی گزارتے ہوہے اس دار فانی کو الوداع کہا۔18 دسمبر 1995ء کی رات آپ کی زندگی کی آخری رات تھی جب آپ مسجد رحمانی میں (جس کے آپ سرپرست اور صدر بھی تھے) صلوۃ عشاء میں سجدے کو گئے تو دوبارہ نہ اٹھ سکے اور اپنی جان اللہ کو سونپ دی۔[3]

تفسیر تیسیر القرآن کا اجمالی منہج واسلوب:

ہر دور اور ہر طبقہ میں تفاسیر پر تحقیقی کام ہوا ہے۔ان میں تفسیر تیسیر القرآن ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ یہ تفسیر القرآن چار جلدوں پر مبنی ہے۔ کی گئی تحقیق کے مطابق مولانا عبدالرحمان کیلانی کی یہ تفسیر اردو کی تمام تفاسیر میں پہلی ہے جس میں سب سے زیادہ قرآن ہی کی دیگر آیات اور صحیح احادیث پہ اعتماد اور رجوع کیا گیا ہے۔اس تفسیر میں اسی فیصد احادیث بخاری و مسلم سے ہیں۔

شان نزول کے حوالے سے جو حدیث بھی صحیح درجہ کی مل جاتی ہے وہ اس میں شامل کی گئی ہے۔اس میں ہر حدیث کا مکمل حوالہ بھی موجود ہے۔اس تفسیر کی سب سے بڑی خوبصورتی یہ ہے کہ اس میں معذرت خواہانہ انداز سے در گزر کیا گیا ہے اور نا معقول سوالات،اعتراضات کا مدلل، مفصل اور مختصر جواب دینے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ یہ تفسیر قرآنی سورتوں کے اعتبار سے کی گئی ہے۔اس میں ہر سورۃ سے پہلے اس کے فضائل بڑی عمدگی سے بیان کیے گیے ہیں۔اس میں سورتوں کے نام کے ساتھ ساتھ آیات کی تعداد، رکوعات، کلمے،اور حروف کی تعداد بھی واضح کی گئی ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

عربی کتب تفسیر میں مختلف سورتوں پر تقابلی جائزے پاکستان کے مختلف جامعات اور یونیورسٹیوں میں کام ہو چکے ہیں۔ بالکل اسی طرح تفسیر تیسیر القرآن پر بھی تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ تفسیر تیسیر القرآن کے منہج واسلوب پر بہاولپور یونیورسٹی میں کام ہو رہا ہے۔اس سے پہلے آیات احکام کے منہج واسلوب کا تقابلی جائزہ تفسیر تیسیر القرآن میں نہیں ہوا۔

اس تفسیر کی مزید خصوصیات درج ذیل ہیں۔

ترجمے کے لحاظ سے یہ تفسیر سلیس اور بامحاورہ ہے جبکہ ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے کہ نہ صرف محض لفظی ہو اور نہ ہی ترجمانی ہو بلکہ سلیس کے اندر عام انداز میں محاورے کو استعمال کیا گیا ہے۔

اس جامع تفسیر میں جس میں آیات کا معنی قرآنی آیات اور صحیح احادیث کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔

عقائد پر مشتمل آیات کی تفسیر میں توحید، آخرت اور دوسرے اسلامی عقائد واضح طریقے سے سمجھاتے ہوئے باطل فرقوں مثلاً اسلام کے نام پر شرک وبدعت پھیلانے والے منکرین حدیث اور عقل پرستوں کے غلط نظریات وعقائد کی تردید اور نفی کی گئی ہے۔

اس تفسیر میں جہاں احکامی آیات آتی ہیں۔ وہاں احکام کی تفصیل بیان کی ہے۔ جس میں طوالت سے اجتناب کیا ہے۔ مثلاً زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد، مسئلہ غلامی اور علم میراث وغیرہ کسی آیت پر اعتراض پیدا ہوتا ہے تو اس کا جواب دیتے ہیں۔

اس تفسیر کی ایک خوبی یہ ہے کہ ہر قسم کی فرقہ پرستی،مذہبی تعصب اور تنگ نظری سے پاک ہے۔

علماء سلف کی طرز لکھی گئی گزشتہ تمام تفاسیر ماثورہ کی جامع پہلی مفصل تفسیر بالحدیث ہے جو کسی خاص مسلک یا فقہ کی ترجمانی کی بجائے براہ راست قرآن کریم، صحاح ستہ کی صحیح اور حسن درجہ کی احادیث، اقوالِ صحابہ وتابعین پر مبنی ہے۔ ہر حدیث کا مکمل حوالہ بھی موجود ہے۔

پیچیدہ اور دقیق مسائل کو بیان کرنے کے لیے نہایت واضح اور سادہ طرز بیان اور منطقی اسلوب اختیار کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

مسائل کا صحیح رخ متعین کرتے وقت مخالفین کی فکری سوچ پر پوری علمی قوت سے گرفت کی ہے۔اس ضمن میں قدیم و جدید منکرین حدیث کے نامناسب استدلات کامنہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔

جدید مغرب زدہ طبقے کے پھیلائے اعتراضات کا کافی پر زور جواب دیا گیا ہے۔سود، لین دین، تجارت کی غیر شرعی اقسام، تعدد ازدواج، لونڈیوں اور غلاموں کے مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے،

عقل پرست فرقہ باطلہ مثلاً معتزلہ، خوارج، مرجئیہ وغیرہ کے دلائل پر محاکمہ اور محاسبہ کرکے ان کی فکری کوتاہیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

احکام ومسائل کے ضمن میں اس تفسیر میں اصولی مباحث کی وضاحت پر اکتفاء کی بجائے کافی وسعت سے ان مسائل کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

بعض آیات کریمہ کو سائنسی تحقیق کے ساتھ پرکھا گیا ہے۔اور ثابت کیا گیا ہے کہ سائنس قرآن کی تائید اور حمایت کرتی ہے۔

متن، ترجمہ وتشریح کو اسی صفحے پر رکھا گیا ہے تاکہ تسلسل برقرار رہے۔

اس میں اہم بات یہ ہے کہ عبدالرحمان کیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا متن ہے۔

تفسیر تیسیر القرآن کی جلدیں اس طرح ہیں۔جس میں 2812 صفحات ہیں۔

1۔تیسیر القرآن (جلد اول) سورۃ فاتحہ تا سورۃ انعام۔یہ 680 صفحات پر مشتمل ہے۔

2۔تیسیر القرآن (جلد دوم) سورۃ الاعراف تا سورۃ الکہف۔یہ 664 صفحات پر مشتمل ہے۔

3۔تیسیر القرآن (جلد سوم) سورۃ مریم تا سورۃ ص۔یہ 784 صفحات پر مشتمل ہے۔

4۔تیسیر القرآن (جلد چہارم) سورۃ زمر تا سورۃ الناس۔یہ 740 صفحات پر مشتمل ہے۔[4]

تفسیر کا اجمالی تعارف کے بعد اب مفسر کے اختیار کردہ آیاتِ احکام میں بعض اہم پہلوؤں کو بیان کیا جاتا ہے۔

تفسیر بالماثور:

تفسیر القرآن بالقرآن:

تفسیر کا سب سے اعلیٰ درجہ تفسیر بالماثور ہے اور اس کا مطلب ہے کہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت کی تفسیر کسی دوسری آیت سے کرنا۔قرآن کریم کی بعض آیات بعض دوسری آیات کی تفسیر وتوضیح کرتی ہیں۔مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے اپنی تفسیر میں آیاتِ احکام کی تفسیر کرتے ہوئے یہ مدنظر رکھا ہے۔

"وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْۤا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّاۤ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ"[5]

" دوسال کامل دودھ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔دودھ پلانے کی مدت پوری کرنے کا ارادہ ہو اور جن والدین کے اور بھی بچے ہیں تو ان کے ذمہ بچوں کی روٹی کپڑا اور پرورش ہے۔بے شک اللہ سب جانتا ہے۔؟؟؟

اس آیت کی تفسیر یوں ہے کہ جتنی اس کی طاقت ہو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے یا باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے کوئی ضرر نہ پہنچایا جائے۔ وارث پر بھی اسی جیسی ذمہ داری ہے۔ پھر اگر دونوں (یعنی ماں باپ) اپنی رضامندی اور باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں۔ تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تمہارا ارادہ اپنی اولاد کو دودھ پلوانے کا ہو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں۔ جب کہ تم ان کو مطابق دستور کے جو دینا ہو وہ ان کے حوالے کر دو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ رضاعت کا عرصہ دو سال تک کا ہے۔ اور یہ عرصہ قمری تقسیم کے اعتبار سے ہو گی۔ مزید تفصیل سورۃ لقمان آیت 14 حاشیہ نمبر 18)۔[6]

مفسر کا تفسیر القرآن بالقرآن میں یہ انداز ہے کہ ایک آیت کی تفسیر میں تفصیل تفسیر کے لیے اشارہ فرما دیتے ہیں۔ اس آیت اور سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 233 سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ رضاعت کی مدت زیادہ سے زیادہ دو سال ہے۔ کسی ضرورت کے تحت والدین دو سال سے پہلے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان کو اجازت ہے، نیز سورۃ احقاف کی آیت نمبر 15 میں فرمایا حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے۔ اس طرح رضاعت کا عرصہ دو سال ہوا۔ حمل کے عرصے میں کمی کے امکان یعنی چھ ماہ کو بھی ممکن قرار دیا۔[7]

مفسر نے یہاں تفسیر القرآن بالقرآن کو بڑے ہی تفصیلی انداز سے ذکر کیا ہے۔ اور اس سے ہمیں اس تفسیر کے بالماثور ہونے کی دلیل ملتی ہے۔

(ب) تفسیر القرآن بالحدیث:

آیاتِ احکام میں تفسیر القرآن بالحدیث کے منہج پر مولانا عبدالرحمٰن کیلانی اپنی توجہ یوں دی ہے۔ اور کوشش سے ثابت کیا کہ قرآن و حدیث میں ایک گہرا مضبوط تعلق قائم ہے۔

اب ہم آیات احکام میں سے چند آیات کی تفسیر القرآن بالحدیث کی دلیل پیش کرتے ہیں۔

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ"[8]

"اے ہمارے رب! ان کے پاس رسول بھیجو جو تیری آیتیں پڑھ کہ ان کو سنائے، کتاب وحکمت سکے گر بھی بتلائے انہیں پاک کر دے بے شک تو غلبے، دانائی اور حکمت والا رب ہے"۔

حکمت کے لفظی معنی سمجھ اور دانائی ہے۔ پھر اس میں وہ سب طور طریقے بھی شامل ہو جاتے ہیں جو کسی کام کو عملی طور پر سرانجام دینے کے لیے ضروری ہیں۔ پہلی قسم کو حکمت عملی اور دوسری قسم کو حکمت علمی کہتے ہیں۔ اور قرآن میں جہاں بھی کتاب کے ساتھ حکمت کا لفظ آیا ہے۔ تو اس سے مراد سنت رسول ﷺ ہے۔[9]

مذکورہ بالا تفسیر سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کی تفسیر قرآن میں حدیث کے بارے میں کیا رائے ہے۔ آپ نے اپنی تفسیر کے دوران اس اصول پر پوری طرح عمل کیا کیونکہ آپ کی تفسیر میں احادیث نبویہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ کی تفسیر اور شرعی احکام کو بیان کرنے کے لیے آپ حسب ضرورت ایک یا دو یا تین یا اس سے کئی گنا احادیث بھی نقل کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم اس تفسیر سے چند تفسیری حواشی پیش کرتے ہیں۔ اس میں ہم نے صرف آیاتِ احکام کی مثال پیش کریں گے۔

"وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ"[10]

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ اہتمام کے ساتھ رکوع ادا کرو۔"

اس آیت کی تفسیر میں نماز باجماعت کی فضیلت اور فوائد کے عنوان کے تحت تقریباً چھ احادیث کا حوالہ دیا ہے۔ جیسے: سیدنا عبداللہ بن عمر کہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔[11]

"فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا"[12]

"وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کی خاطر بیچ چکے ہیں، انہیں چاہیے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کریں۔ اور جو جہاد کرتے ہوئے شہادت کا رتبہ حاصل کرے تو ہم اسے بہت ثواب سے نوازیں گے"

اس آیت کی تفسیر میں نو احادیث جہاد کے لئے فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا' کوئی شخص مالِ غنیمت کے لیے، کوئی شہرت و ناموری کے لیے اور کوئی اپنی بہادری کے جوہر دکھانے کے لیے لڑتا ہے۔ ان میں سے کون اللہ کے لیے لڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں لڑنے والا صرف وہ ہے۔ جس کا مقصد یہ ہو کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے۔[13]

"وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ"[14]

"ہم نے ہر انسان کو والدین کے ساتھ اچھے سلوک کا حکم دیا۔ ماں نے تکلیف برداشت کر کے پیٹ میں رکھا اور درد برداشت کرکے جنم دیا۔ عورت کے حمل اور دودھ چھڑانے کا عرصہ تیس مہینے تک کا ہے۔ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر میں کہنے لگا: اے میرے مالک مجھے اس قابل بنادے کہ میں ہر نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہے۔ اور میں ایسے نیک اعمال کروں جن کی وجہ سے تو مجھ سے راضی ہو۔ اور تو میری اولاد کو بھی نیک بنا۔ میں تیری امت کے مسلمانوں میں سے ہوں"۔

اس آیت کی تفسیر میں والدہ حسن سلوک کی زیادہ حقدار ہے۔ کے عنوان پر لکھتے ہیں کہ اس آیت میں ماں اور باپ دونوں سے بہتر سلوک کا حکم ہے۔ پھر تین بار صرف ماں کو خصوصی خدمت کا ذکر فرمایا۔ اس آیت کی تفسیر میں بہترین حدیث یہ ہے جو سیدنا ابو ھریرہؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میرے سلوک کا سب سے بہتر حق دار کون ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں، اس نے دوبارہ پوچھا: پھر کون، آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں، تیسری بار آپ ﷺ نے یہی جواب دیا۔ اور پر چوتھی بار آپ ﷺ نے جواب دیا: تیرا باپ۔[15]

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی تفسیر میں حدیث سے متعلقہ روایات پر کس قدر توجہ دی ہے۔ ایک آیت کی تفسیر میں کئی کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔

(ج) تفسیر القرآن با قوال صحابہ:

"بَلٰى ۤ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ"[16]

"جان لو! جو بھی کو اللہ کے سامنے خود کو جھکادے گا۔ بیشک اسے اپنے رب سے پورا بدلا ملے گا، اسے نہ تو کوئی خوف ہوگا، نہ پریشانی"

آیت کی تفسیر میں قولِ صحابی یوں بیان کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر کہتے ہیں: حکیم بن حزامؓ نے زمانہ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ اللہ کی راہ میں ھدیہ کر دیئے، پھر اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے سو غلام آزاد کیے، اور سو اونٹ اللہ کی راہ میں تحفتا پیش کیے تھے۔[17]

" وَ اِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمۡنًا ؕ وَ اتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَ الۡعٰکِفِیۡنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ "[18]

"ہم نے خانہ کعبہ کو امن کی جگہ بنایا ہے۔ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مختص کرو۔ ابراہیم اور اسماعیل سے وعدہ کیا کہ میرے گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے اسے خصوصی طور پر پاک رکھو"

سائب بن یابزید کہتے ہیں:

میں ایک بار کھڑا تھا کہ زور سے پتھر مجھے لگا، دیکھا تو وھاں حضرت عمر موجود تھے، مجھے کہا کہ دو آدمیوں کو لاو، جب وہ لوگ آئے تو آپ نے پوچھا کہ آپ لوگ کہاں سے آئے ہو، جواب ملا طایف سے، تو آپ نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ مدینہ سے ھوتے تو میں آم کو ضرور سزا دیتا کیوں کہ آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو۔[19]

"وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ "[20]

"تم اس بات کو اچھے سے جان لو کہ تمہارا امال اور اولاد ایک امتحان اور آزمائش ہے اور یہ بھی زہن نشین رکھو رکھو کہ اللہ کے پاس اس کا بہت درجہ ہے"

اس آیت کی تفسیر میں مولانا عبد الرحمٰن کیلانی نے آٹھ احادیث سے استفادہ حاصل کیا ہے۔"ابراھیم بن عبداللہ فرماتے ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا تو فرمانے لگے، مصعب بن عمیرؓ کو شہادت نصیب ہوئی، ان کے کفن کے لیے ایک چادر ملی۔ حمزہؓ یا کسی اور کا نام لے کر کہا کہ وہ بھی اللہ کے راستے میں شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں عیش و آرام کا سامان دنیا میں ہی مل جائے اور یہ عرض کر کہ رونے شروع ہو گئے۔[21]

(د)۔آیات احکام میں تفسیر با قوال تابعین:

"لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡہِمۡ وَ اَثَابَہُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا"[22]

"بے شک اللہ ایمان والوں سے خوش ہوا، جبکہ وہ آپ سے بیعت کرنے کے لیے درخت کے نیچے ملے تھے۔ ان کے دلوں کا حال اللہ کو معلوم ہے اور ان پر اعتماد اور اطمینان کے ساتھ قریب کی فتح اور کامیابی عطا کی"

اس آیت کی تفسیر تابعین اور تبع تابعین کے اقوال بیان کیا ہے۔"طارق بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں۔ میں حج کے لیے روانہ ہوا۔ راستے میں کچھ لوگوں کو نماز ادا کر رہے تھے تو پوچھا کہ یہ مسجد کیسی ہے۔جواب ملا، یہاں وہ درخت تھا جس کے نیچے صحابہ کرام سے آپ ﷺ نے بیعت لی۔ یہ سن کر میں سعید بن مسیب کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: میرے والد (مسیب بن حزم) ان لوگوں سے تھے۔ جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ جب میں دوسرے سال وہاں گیا تو اس درخت کو پہچان نہ سکا۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں: کہ آپ ﷺ کے اصحاب اس درخت کو پہچان نہ سکے۔ اور تم لوگ ان سے زیادہ علم رکھتے ہو۔ (کہ اسے پہچان کر مسجد بنا ڈالی)۔[23]

2:۔علوم القرآن:

کتاب اللہ کی تفسیر میں علوم القرآن کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے بھی اپنی تفسیر میں ان کی طرف اپنی توجہ مبذول کروائی ہے۔ سورتوں کی ابتدا میں مکی اور مدنی سورتوں کی نشاندہی کی ہے۔ اسی طرح نسخ، اسباب نزول، اسی طرح محکم و متشابہ اور قرآت کے اختلافات کو بھی زیر بحث لاتے ہیں مگر دیگر موضوعات جیسے تفسیر بالحدیث، مشکل الفاظ کے لغوی حل، باطل فرقوں کے باطل دلائل کی تردید اور جدید مغالطات اور شبہات کا ازالہ بھی کرتے ہیں۔علوم القرآن میں اختصار سے کام لیا ہے۔اس حوالے سے کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں۔زمانہ نزول کا تعین کرتے ہوئے مولانا عبدالرحمٰن کیلانی سورۃ البقرہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ یہ سورۃ مدنی سورتوں میں سب سے پہلی سورۃ ہے چھیاسی سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں اور اس اعتبار سے اس کا نمبر ستاسی ہے۔اس کا زیادہ تر حصہ مدنی دور میں نزول پزیر ہوا۔اور یہ دس ھجری میں نازل ہوئی۔[24]

3:۔آیات کا سبب نزول:

عبدالرحمٰن کیلانی نے جو آیات کا سبب نزول کا منہج اختیار کیا ہے۔اس کی مثال درج ذیل ہے۔مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے اپنی تفسیر میں آیات کا سبب نزول کے حوالے سے اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا" [25]

"ہم اللہ کی اجازت کے بنا کچھ نہیں کر سکتے۔ ہر چیز کا مالک صرف اور صرف اللہ ہے، پروردگار کو کوئی بات نہیں بھولتی" ۔اس آیت کی تفسیر سبب نزول اس طرح ہے۔سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا، تم ہمارے پاس اس سے زیادہ مرتبہ کیوں نہیں آتے ؟اس وقت اس آیت مبارک کا نزول ہوا"

4:۔ناسخ و منسوخ کے لحاظ سے تفسیر تیسیر القرآن کا منہج واسلوب:

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے علوم القرآن میں نسخ کی بحث کا تذکرہ بھی اپنی تفسیر میں کیا ہے۔اس کی مثال درج ذیل ہے۔

"مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" [26]

"جب ھم کسی آیت کو رد کر دیں یا منسوخ کر دیں تو اس کی جگہ دوسری آیات لے آتے ہیں کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"

لکھتے ہیں کہ:

"قرآان میں کسی آیت کی تبدیلی دو طریقے سے ہوتی ہے۔ایک نسخ سے اور دوسرا بھلا دینے سے۔ پھر مزید یہ تذکرہ کرتے ہیں۔ متقدمین میں نسخ کا مفہوم بہت وسیع ہے۔اس طرح انہوں نے آیات منسوخہ کی تعداد پانچ سو بیان کی ہے۔ جب کہ احکام میں تدریج پر نسخ کا اطلاق صحیح نہیں اس لحاظ سے شاہ ولی اللہ نے آیات منسوخہ صرف پانچ بتائی ہیں"

5:۔محکم و متشابہ کے لحاظ سے تفسیر تیسیر القرآن کا منہج واسلوب:

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے علوم القرآن کی ایک بحث محکم و متشابہ کے اعتبار ایک منہج اپنایا ہے۔اور فرماتے ہیں۔یہ دونوں خود قرآن سے ماخوذ ہیں۔

"هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ڤ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ڤ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ" [27]

"اللہ نے تجھ پر کتاب اُتاری جس کا نام قرآن ہے۔جس میں واضح آیات موجود ہیں جن میں بعض متشابہ آیات بھی ہیں۔ پس جن کا ایمان کمزور ہے وہ ان متشابہ آیات کو استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صرف اور صرف فتنے کو پھیلانے کے لئے ، حالانکہ اللہ تعالی کے سوا ان کے دلوں کا حال کوئی نہیں جانتا اور دوسری طرف پختہ و مضبوط علم والے یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایمان لا چکے ہیں۔ یہ صرف اللہ کی دین ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے ہدایت سے سرفراز کرتا ہے۔؟؟؟؟؟؟"

اس آیت کی تفسیر میں علماء نے تفصیل سے کلام کیا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے اپنی تفسیر تیسیر القرآن میں نہایت جامع اور مختصر انداز میں اس آیت کو تفصیلا بیان کیا ہے۔

محکم کی تعریف کرتے ہوئے ہیں مولانا کیلانی رقمطراز ہیں:

"جن کا مطلب واضح ہو جائے ان میں سے کسی کا اشتباہ نہ ہو۔اور نہ ہی کوئی دوسرا مطلب لیا جا سکتا ہو"

یہی چیزیں انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہیں، قرآن کا اصل موضوع نسل انسانی کی ہدایت ہے جبکہ محکمات سے انسان کو پوری رہنمائی اور اصلاح مل جاتی ہے۔ یہ محکمات ام الکتاب ہیں۔اس کے بعد مولانا کیلانی نے مشتبہات کی تعریف کی ہے۔

مشتابہات ایسی آیات ہیں جن کا معنی انسان کی بس سے باہر ہے۔ انسان کی عقل اور سوچ کافی محدود ہیں اور کائنات اور اس کے حقائق ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ جب ایسے حقائق کو بیان کرتے ہیں تو ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو حقیقت پر مبنی ہوں اور قابل فہم بھی۔ تعریفیں نقل کرنے کے بعد مذکورہ بالا آیت کا مفہوم واضح کیا گیا ہے۔ پھر اس مفہوم کی روشنی میں لکھتے ہیں۔ یہ تفسیر ان لوگوں کے ساتھ موزوں ہے جو الا اللہ پر وقف کو لازم قرار دیتے ہیں اور راجح ہے۔علامت وقف سے بھی ظاہر ہے۔ جن میں سرِفہرست تو حروف مقطعات ہیں۔البتہ ذو معنی الفاظ والی آیات میں کہا جا سکتا ہے۔کہ راسخ فی العلم اس حقیقت کو حاصل کر سکتا ہے۔اب اس عبارت سے پتہ چلتا ہے۔کہ مولانا کیلانی نے حروف مقطعات کے متعلق رائے دی ہے ان کی حقیقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہے ایک مفسر قرآن کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے مولانا کیلانی کو ان میں کمال حاصل تھا۔اس لیے موقع کی مناسبت کے لحاظ سے بعض مقامات پر جہاں مفسر نے ضروری سمجھا ان مباحث کو اجمالی طور پر بیان کیا۔[28]

اعتقادی مسائل:

مولانا کیلانی نے بھی دوسرے مفسرین کی طرح بہت سے اعتقادی مسائل کو اپنے موضوع میں شامل کیا ہے۔ اس لیے

"اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ"[29]

" ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں"۔

اس آیت میں جبریہ اور قدریہ کارد کرتے ہیں۔اور لکھتے ہیں۔ دنیا میں تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

ایک وہ جو اپنے آپ کو تقدیر کے ہاتھوں میں محض کھلونا سمجھتے ہیں۔ایسے لوگ جبریہ کہلاتے ہیں۔

دوسرے وہ جو اپنے آپ کو سب سے طاقتور سمجھتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ انسان جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ایسے لوگوں کو قدریہ کہا جاتا ہے۔اسی فرقہ سے معتزلین بھی تعلق رکھتے ہیں۔

تیسرے وہ لوگ ہیں جو نہ اپنے آپ کو مختارِ کل سمجھتے ہیں اور نہ مجبور۔یہی لوگ دراصل حق پر ہیں۔

الغرض تفسیر تیسیر القرآن میں مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے بڑے واضح اور دوٹوک انداز اعتقادی مسائل کا ذکر کرکے فلسفیانہ تاویلات اور تحریفات کرنے والوں کا بڑے ہی احسن انداز میں جواب دیا ہے۔اس تفسیر کی مزید خصوصیات درج ذیل ہیں۔

مذکورہ بالا اسلوب و منہج کے ساتھ ساتھ احکامی آیات میں مولانا کیلانی نے فقہی مسائل، مستشرقین کی آراء، کارد وغیرہ بڑے ہی احسن انداز سے رد کرتے ہیں۔آپ نے اپنی تفسیر میں حدیث کے ساتھ ساتھ اقوال صحابہ، تابعین کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مفسر کا یہ انداز بھی قابل تعریف ہے۔ مشترکین اور ان کی گود میں پلنے والوں کا بھی آپ نے بڑے احسن انداز سے رد کرتے ہیں۔اسی طرح وہ فرقے جو اسلام کے ساتھ خود کو منسوب کرتے ہیں۔خواہشاتِ نفس کا اتباع کرتے ہیں۔ جیسے حدیث کو نہ ماننے والے، قادیانی، اور وہ لوگ جو معجزات اور قرآنی حقائق کے حوالے سے نظریات پیش کرتے ہیں۔جو اہل سنت والجماعت کے عقائد و نظریات کے بالکل الٹ ہیں۔لغوی تحقیقات کا خاص طور پر اہتمام کرتے ہیں،آپ نے زائد بحث اور کلامیہ حجت بازی اور منطقی اور فلسفی دلائل سے مکمل اجتناب کیا ہے۔اسرائیلی روایات سے اجتناب کیا ہے۔کچھ روایات استعمال کی گئ ہے جن کے بارے میں علما کرام نے کافی سوچ بچار کیا ہے۔سورتوں اور آیات کے فضائل کا ذکر بھی کرتے ہیں۔اس میں ترجمہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔اور مختلف قدیم وجدید تفاسیر کی کتابوں کو استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح بنیادی مصادر و مراجع سے استفادہ کیا ہے۔معاشرتی مسائل پر خاص طور پر نظر ڈالی گئ ہے۔

خلاصۃ البحث:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آیاتِ احکام میں تفسیر تیسیر القرآن ایک عظیم الشان تفسیر ہے۔اس میں مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے اشارات و استعارات کو استعمال کرتے ہوہے معقولات کے اسرار و رموز کو بیان کرتے ہیں۔عوام اور خواص نے اسے دل سے تسلیم کیا ہے۔ علماء کرام اس کی تعریف میں مشغول نظر آتے ہیں۔ ہم بجا طور کہ سکتے ہیں۔دور، حاضر میں اس پائے کی تفسیر اردو ادب میں بالماثور طرز کی نہیں لکھی گئ ہے۔گزشتہ صفحات میں بڑے اختصار کے ساتھ چند پہلوؤں پر عمومی گفتگو کی ہے۔اگر اس تفسیر کا تفصیل سے مطالعہ کیا جائے تو لا تعداد پہلو اور بے مثال خوبیاں سامنے آئیں گی۔ بلا شبہ یہ تحقیقی کاوش بیسویں صدی عیسوی کے آخر اردو زبان میں سلفی منہج اور تفسیر ماثورہ کی اہم کاوش ہے۔ عصر حاضر میں مسلکی تعصب نمایاں دکھائی دیتا ہے۔یہ تفسیر اس شدت اور افراط و تفریط میں ایک راہ اعتدال کا نمونہ پیش کرتی ہے۔طالبانِ حق کے لیے قرآن مجید کی یہ تفسیر تیسیر القرآن از عبدالرحمٰن کیلانی ایک محکم استدلال اور موزوں اسلوب کی حامل ہے۔

سفارشات:

علامہ کیلانی کی زندگی دعوت و تبلیغ اور درس و تدریس کے گرد گردش کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ تفسیر تیسیر القرآن کا آیات احکام میں منہج و اسلوب تک محدود تھا۔ اس لئے مقالہ ھذا میں تفسیر تیسیر القرآن کے تمام پہلوؤں سے پردہ کشائی نہیں کی جاسکی۔یہاں پر اس ضمن میں چند سفارشات پیش خدمت ہیں تاکہ آنے والے محققین کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جائے

۔جس سے آنے والے دور کے محققین کو تحقیقی کام جاری رکھنے میں مدد مل سکے۔ تفسیر تیسیر القرآن کے دوسرے پہلوؤں پر تحقیقات کے اس مقالہ میں ان کی بیان کی گئی۔ دوسری تصنیفات پر تحقیقی کام کیا جائے۔ان کی علمی خدمات کو عام کیا جائے تاکہ ان کے قرآن و سنت کے مطابق بیان کیے گئے موضوعات کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔علامہ کیلانی کی ایک کتاب "مترادفات القرآن" کے موضوع پر شائع ہو چکی ہے۔ اس پر تحقیق وقت کی ضرورت ہے۔ان کی تفاسیر کے مختلف گوشوں پر ابھی تک تحقیق ہونا باقی ہے جو کہ وقت کی ضرورت ہے۔دوران تفاسیر جہاں تفسیر قرآن بالقرآن یا بالسنۃ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث کے اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے۔ وہاں پر قرآنی آیات اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعراب کا کام وقت کی ضرورت ہے۔تاکہ عام قاری اس کو پڑھنے میں غلطی نہ کرے.ان کے خطبات اور مقالات پر تحقیقی کام ہونا بھی باقی ہے۔ان کی تمام تدریسی و تبلیغی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تمام خدمات پر تحقیق ہونا باقی ہے۔کیونکہ یونیورسٹی لیول پر بہت مختصر کام ہوا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 بھٹی، محمد اسحاق، بر صغیر کے اہل حدیث خدام قرآن، ناشر: مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور، طباعت: 2005ء، ص: 257

Bhattī, Muḥmmad Isḥāq, Bar Ṣaghīr Key ,Ahl e Ḥadīth Khuddām Qurān, (Nāshir: Maktbah Qudūsiyyah, Urdu Bāzār Lāhūr, 2005ac), P:257

2 ایضاً، ص: 261

Ibid, P:261

3 کیلانی، عبدالرحمٰن اردو تیسیر القرآن، ناشر: دارالسلام اسلامک پریس، وسن پورہ، لاہور ???

Kīlānī, 'Abd al Raḥmān, Urdū Taysīr al Qurān, (Nāshir: Dār al Salām Islāmic Press, Wasan Pūrah, Lāhūr, ???

4 ایضاً، ج: 1، ص: 186

Ibid, Vol:1, P:186

5 البقرہ، الآیہ: 233

Al Baqarah, Al Āyah: 233

6 تیسیر القرآن، ج: 1، ص: 108

Taysīr al Qurān, Vol:1, P:108

7 ایضاً، ج: 1، ص: 533

Ibid, Vol:1, P:533

8 البقرہ، الآیہ: 129

Al Baqarah, Al Āyah: 129

9 تیسیر القرآن، ج :1، ص: 108

Taysīr al Qurān, Vol:1, P:108

10 البقرہ، الآیہ: 43

Al Baqarah, Al Āyah: 43

11 بخاری، محمد بن اسماعیل، التاریخ الکبیر، ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان، الطبعہ: الاول، 1419ھ، ج: 1، حدیث: 649

Bukhārī, Muḥmmad bin Ismā'īl, Al Tārīkh al Kabīr, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1419ah), Vol:1, Ḥadīth No: 649

12 النساء، الآیہ: 74

Al Nisā,, Al Āyah: 74

13 مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان، الطبعہ: الاول، 1419ھ، ج: 2، حدیث: 4919

Mulim, Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1419ah), Vol:2, Ḥadīth No: 4919

14 احقاف، الآیہ: 15

Aḥqāf, Al Āyah: 15

15 التاریخ الکبیر، ج: 2، حدیث: 5971

Al Tārīkh al Kabīr, Vol:2, Ḥadīth No: 5971

16 البقرہ، الآیہ: 112

Al Baqarah, Al Āyah: 112

17 مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان، الطبعہ: الاول، 1419ھ، ج: 1، حدیث: 326

Mulim, Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1419ah), Vol:1, Ḥadīth No: 326

18 البقرہ، الآیہ: 125

Al Baqarah, Al Āyah: 125

19 التاریخ الکبیر، ج: 1، حدیث: 470

Al Tārīkh al Kabīr, Vol:1, Ḥadīth No: 470

20 الانفال، الآیہ: 28

Al ,Anfāl, Al Āyah:28

21 تیسیر القرآن، ج :2، ص: 105

Taysīr al Qurān, Vol:2, P:105

22 الفتح، الآیہ: 18

Al fatḥ, Al Āyah: 18

23 بخاری، کیلانی، عبدالرحمن، تیسیر القرآن، ناشر: دارالسلام اسلامک پریس، وسن پورہ، لاہور، ج: 2، حدیث: 4163
وضاحت کریں۔؟؟؟؟؟

24 تیسیر القرآن، ج :1، ص: 96

Taysīr al Qurān, Vol:1, P:96

25 مریم، الآیہ: 64

Maryam, Al Āyah, 64

26 آل عمران، الآیہ: 7

Āl e 'Imrān, Al Āyah: 7

27 تیسیر القرآن، ج: 1، ص: 38

Taysīr al Qurān, Vol:1, P:38

28 ایضًا، ج: 1، ص: 381

Ibid, Vol:1, 381

29 فاتحہ، الآیہ: 6

Fātiḥah, Al Āyah; 6